الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَة

فِی رَدِّ مُجَلَّةِ الدَّعْوَةِ لِلْوَهَّابِیَّه

تصنیف

عبدِ مصطفیٰ غلام رضا

مولانا محمد محبت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ حزب الاحناف گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلدَّلَائِلُ الْقَاطِعَۃُ

فِیْ رَدِّ مُجَلَّۃِ الدَّعْوَۃِ لِلْوَہَابِیَّۃِ

مصنّف عبدِ مصطفےٰ غلام رضا

محمد مجتبٰی علی قادری ابنِ محمد علی کھرل

الساکنے

گہنہ گڑھی تحصیل ننکانہ نزد سیدوالہ

از خدام سیّد السادات فخر الصلحاء پیرِ طریقت

رہبرِ شریعت سیّد اعجاز علی شاہ گیلانی زیب

سجّادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : الدلائل القاطعہ
فی رد مجلۃ الدعوۃ للوھابیہ

مصنف : محمد محبت علی قادری کھرل

صفحات: ۴۵۷

بار اوّل مارچ ۱۹۹۶ء

تعداد : پانچ سو

کتابت: محمد اکرم معرفت ظفر دار الکتابت

مطبع : شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور

مطبع : الامان پرنٹنگ پریس اردو بازار لاہو

قیمت : مبلغ ۱۸۰/- روپے

ہیں اور اولیاء اللہ کے متعلق زبان درازیاں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں ۱۹۷۱ء کی جنگ میں نہ کچھ بزرگانِ دین کام آئے نہ ہی نعرہ حیدری کام آیا۔ اگر یہ بات ہندو کہہ دیں کہ اے مسلمانوں ۶۵ء کی جنگ میں تو تم کہتے تھے کہ ہمیں یہ عظیم فتح و کامیابی اس لیے حاصل ہوئی کہ ہمارا رب سچا اور قدرت والا ہے اس کی مدد سے ہمیں فتح حاصل ہوئی تو بتاؤ کہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں تمہارا رب سچا اور قدرت والا تمہارے کام کیوں نہ آیا اور تمہاری مدد کو کیوں نہ پہنچا تو کیا جواب دو گے؟ پھر تم سے پوچھتا ہوں کہ اولیاء عظام کے عقیدت مند غلاموں کو یہ کہہ رہے ہو کہ اولیاء عظام کمزور بے اختیار ہیں اس لیے وہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں تمہارے کچھ کام نہ آئے۔ یہ بھی ذرا بتلاؤ کہ جب کویت پر عراق نے قبضہ کیا تو تمہارے نجدی سعودی بادشاہوں اور حکمرانوں کو اپنی حکومت و بادشاہی کی فکر ہوئی تب انہوں نے تمام دشمنانِ اسلام کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ کو بلا لیا کہ تم آکر ہماری بادشاہی کو بچاؤ اور حرمین شریفین کی حفاظت کرو۔ کیا تمہارے نجدی سعودی حکمرانوں کو خدا غالب و برتر پر کوئی بھروسہ نہ تھا اور اس حقیقی مددگار کی مدد پر انہیں کچھ یقین نہ تھا کہ انہوں نے اللہ جل شانہ، کو اس لائق بھی نہ سمجھا کہ وہ اپنے گھر اور اپنے حبیبؐ کے روضہ کی حفاظت کر سکے گا۔ تو حرمین کی حفاظت کے لیے حرمین کے ازلی دشمنوں کو بلا لیا اور اسلام کی حفاظت کے لیے اسلام کے ابدی دشمنوں کو بلا لیا۔

باب ہفتم

اس میں دو فصلیں آئیں گی اوّل میں وہابیوں کے رسالہ مجلۃ الدعوۃ کی گستاخانہ عبارت لکھی جائے گی اور دوم میں اس عبارت کا تنقیدی جائزہ لیا

جائے گا۔

فصل اوّل: مذکورہ رسالہ کی گستاخانہ عبارت کے بیان میں۔

وہ یوں ہے۔ سنا ہے پاک پتن میں ایک جنتی دروازہ بھی ہے جس میں سے گزرنے کو لوگ اپنی سعادت سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ پولیس کے ڈنڈے کھاکر بھی اس دروازے سے گزرتے ہیں لیکن اس دروازے کو جنتی دروازہ کس نے قرار دیا؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبیؐ کا فرمان اس بارے میں خاموش ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اور نبیؐ کسی بات کو بیان نہ کریں تو کیا کسی اور کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی طرف سے ایسا حکم جاری کردے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا راستہ ایک ہی راستہ ہے جو صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) ہے اور جو جنت کو جاتا ہے جبکہ دوسرے تمام راستے شیطان کے راستے ہیں اور جو ضلالت وگمراہی کے راستے ہیں اور جن کا آخری سرا جہنم پر جاختم ہوتا ہے۔ چند سطریں آگے چل کے لکھتے ہیں۔

دنیا میں اگر کوئی جنتی جگہ ہے تو اس کا بیان بھی رسولؐ اللہ نے ان الفاظ میں فرمادیا ہے۔

مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

صحیح بخاری کتاب المناسک باب کراہیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعری المدینۃ صحیح مسلم کتاب الحج۔

ہمارا ایمان ہے کہ واقعی یہ جنت کا ایک باغ ہے اور رسولؐ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور جنت کا یہ باغ رسولؐ اللہ کی قبر کے ساتھ ہی ہے۔ کئی لوگوں نے جنتی دروازہ بنا کر رسولؐ اللہ کے ساتھ مقابلہ کی تو نہیں ٹھان لی ہے؟ کیوں کہ

قبروں پر ہر سال میلے اور عرس منا کر وہ حج کا مقابلہ تو پہلے ہی سے کرتے رہے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس بہشتی دروازے کو ہمیشہ کے لیے بند کر دینا چاہیئے، مگر کیا کیا جائے اس ملک کا باوا آدم ہی نرالا ہے یہاں اسلام کے خلاف ہر چیز کو برداشت کیا جاتا ہے اور ہر کھلے کفر کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ مجلۃ الدعوۃ صہ۲۷ شمارہ ستمبر ۱۹۹۴ء۔

فصل دوم: وہابیوں کے رسالہ مجلۃ الدعوۃ کی مذکورہ عبارت پر تنقیدی جائزہ ہیں۔

ان وہابیوں کا یہ کہنا.... لیکن اس دروازے کو جنتی دروازہ کس نے قرار دیا؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس بارے میں خاموش ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اور نبیؐ کسی بات کو بیان نہ کریں تو کیا کسی اور کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی طرف سے ایسا حکم جاری کر دے؟ ازجانب گدائے اولیاء۔

سیدنا شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا جنتی دروازہ کسی نے اپنے پاس سے نہیں بنایا

فرید الدین گنج شکر کے روضہ کا جنتی دروازہ کسی نے اپنے پاس سے نہیں بنایا بلکہ اس کے متعلق روایت یوں ہے کہ شیخ الاسلام سیدنا بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے بعد آپ کے مرید سعید محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ جو شخص اس دروازے سے گزرے گا جنتی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

مَنْ دَخَلَ ھٰذِہِ الْبَابَ اٰمِنَ

جو اس دروازہ میں داخل ہوا امن میں آگیا۔

اب اس ارشاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ فرید گنج شکر کے جنتی دروازے کو خود خالق کائنات رب ذوالجلال اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی دروازہ قرار دیا ہے اور کسی نے نہیں۔ نیز میں کہتا ہوں کہ اگر مزار فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص ارشاد نہ بھی ہوتا پھر بھی اہل ایمان کو اولیاء اللہ کے مزارات کے دروازوں کے جنتی ہونے میں کوئی شک نہیں اس لیے کہ ہر مومن مخلص کی قبر بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸۶ کی حدیث اس امر پر شاہد ہے۔

ہر مومن مخلص کی قبر جنّت کا باغ ہے

عَنْ قَتَادَۃَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ قَالَ یَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا قَالَ قَتَادَۃُ وَذُکِرَ لَنَا اَنَّہٗ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَیُمْلَاُ عَلَیْہِ

خُضْرًا اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔

میّت' دفنا کے جانے والوں کے

پاؤں پوشوں کی آواز سنتا ہے!

حضرت قتادہ کہتے ہیں ہم کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بندہ کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے پاس سے جب لوگ واپس پلٹتے ہیں تو بلاشبہ ضرور وہ ان کے پاؤں پوشوں کی آہٹ کو سنتا ہے۔ فرمایا اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس اسے بٹھا دیتے ہیں تو اسے کہتے ہیں تو اس شخصیت کے متعلق کیا کہتا تھا فرمایا پس بہر حال جو مومن ہے وہ تو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ اللہ کا بندہ خاص اور اس کا رسول ہے فرمایا پھر اسے کہا جاتا ہے اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ، اب اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تجھے جنت سے مسکن بدل دیا ہے۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ ان دونوں جگہوں کو پوری طرح دیکھ لیتا ہے۔

حضرت قتادہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم کو بیان کیا کہ اس کی قبر میں اس کے لیے ستر گز وسعت دی جاتی ہے اور یوم نشور تک اس کی قبر گلزار بنا دی جاتی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مومن مخلص کی قبر جنت کے باغوں میں سے باغ ہے پھر اولیاء کرام جو کہ کامل و اکمل مومن ہیں ان کے مزارات جنت کے باغ کیوں نہیں؟